Frankfurter allgemeine Zeitung (FAZ) کی جرنلسٹ اور ریڈیو چینل Duetschlandfunk کے جرنلسٹ کے ساتھ انٹرویو

اس کے بعد Frankfurter allgemeine Zeitung FAZ کی جرنلسٹ اور ریڈیو چینل Duetschlandfunk کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

☆ **ریڈیو چینل کے نمائندہ صحافی نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں 'So-Called Muslims' کی اصطلاح استعمال کی تھی۔ اس سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیا مراد تھی؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ So Called Muslims (نام نہاد مسلمانوں) سے مراد وہ مسلمان ہیں جو قرآن کریم کی اصل تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے اور رسولِ کریم ﷺ کی سنت پر عمل نہیں کر رہے۔ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن وہ اصل مسلمان نہیں ہیں۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ وہ 'نام نہاد' مسلمان ہیں۔ وہ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔ اسلامی تعلیم تو امن کی تعلیم ہے۔ پس وہ لوگ جو نفرت پھیلا رہے ہیں اور ظلم ڈھا رہے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اُن کے بارہ میں مَیں تو یہ کہوں گا کہ وہ حقیقی مسلمان نہیں بلکہ 'نام نہاد' مسلمان ہیں کیونکہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے بے خبر ہیں۔

☆ **صحافی نے سوال کیا کہ کیا یہ 'نام نہاد' مسلمان اسلام کے لئے خطرہ ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ یہ تو رسولِ کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور اُس وقت ایک مُصلح آئے گا جو اسلام کے پیغمبر رسولِ کریم ﷺ کی حقیقی پیروی کرنے والا ہوگا اور وہ بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اس کو مسیح اور مہدی کا لقب دیا جائے گا۔ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلائے گا جو کہ اُس وقت کے علماء اور سکالرز بھول چکے ہوں گے۔ پس ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی وہی مُصلح ہیں جن کے بارہ میں رسولِ کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ رسولِ کریم ﷺ نے اس کی آمد کے متعلق بعض نشانات بھی بیان فرمائے جو پورے ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ پس ہم تو اپنا تبلیغ کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جن کے ذہنوں میں غلط نظریات تھے اور انہوں نے اسلام کو ٹھیک طرح سے سمجھا نہیں تھا کیونکہ علماء اور سکالرز نے ان کی غلط رہنمائی کی تھی۔ اور ان لوگوں تک جب ہمارا پیغام پہنچا، (ان میں عرب بھی اور اُمّت مسلمہ کی دوسری قوموں کے لوگ بھی شامل ہیں) تو انہوں نے ہمارے پیغام کو سمجھا اور اُن میں سے بعض نے ہم سے گفتگو کر کے اور مباحثے وغیرہ کر کے اپنے پُرانے نظریات کو ترک دیا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سمجھ کر احمدیت میں شامل ہو گئے۔ گو کہ کافی لوگ سختی کے ساتھ اپنے نظریات پر قائم ہیں لیکن لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جنہوں نے اس پیغام کو سمجھا اور اسے قبول کر لیا۔

☆ **اس کے بعد اخبار (FAZ) کی صحافی خاتون نے سوال کیا کہ جیسا کہ حضور انور نے ابھی فرمایا ہے کہ بعض دہشتگرد ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ جیسا کہ داعش ہے۔ ان کے اندر بھی خلافت موجود ہے اور ان کا اپنا علاقہ بھی ہے۔ آپ بھی خلیفہ ہیں لیکن آپ کے پاس کوئی ملک نہیں ہے۔ تو کیا آپ کی خلافت داعش کی خلافت کا بدل ہے اور یہ بتانے کے لئے ہے کہ خلافت کو کسی ملک کی ضرورت نہیں ہوتی؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ ہر ایک چیز کے لئے کوئی نہ کوئی اصول یا منطق ہوتی ہے۔ خلافت تو 'جانشینی' کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کی ایک لمبی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں آپ ﷺ کا ایک حقیقی پیروکار آئے گا جو مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ آپ ﷺ نے اس کی بعض علامتیں بھی بیان فرمائیں اور مسلمانوں سے فرمایا کہ جب تم اُسے ملو تو اس کو میرا اسلام پہنچانا۔ اُسی حدیث میں رسولِ کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ﷺ کے کچھ عرصہ بعد سچی خلافت ختم ہو جائے گی۔ آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے جس میں حقیقی خلافت نہیں آئی۔ کچھ مخصوص ادوار میں خلافت قائم تو ہوئی لیکن یہ چل نہیں سکی۔ آخری خلافت ترکی میں تھی اور وہ بھی بیسویں صدی میں ختم ہو گئی تھی۔ پس یہ چیز بھی رسولِ کریم ﷺ کی حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ آخری زمانہ میں جب مصلح آئے گا تو اس کے بعد خلافت کا قیام ہوگا جو کہ حقیقی خلافت ہوگی۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص آ چکا ہے اور رسولِ کریم ﷺ نے بعض دنیاوی اور بعض آسمانی نشان بیان فرمائے تھے جو پورے ہو چکے ہیں۔ اگر یہ ساری باتیں بیان کروں تو کافی وقت لگ جائے گا۔ مختصراً یہ کہ خلافت اُسی وقت شروع ہوتی ہے جب کوئی نبی آتا ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی کا مقام بھی نبی کا مقام ہے لیکن وہ بروزی نبی ہیں۔ ان کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی خلافت حقیقی خلافت ہے۔ گزشتہ 109 سال سے یہ خلافت جاری ہے اور یہ ہمیشہ جاری رہے گی کیونکہ رسولِ کریم ﷺ نے اس کی بھی پیشگوئی فرمائی تھی کہ اُس شخص کے آنے کے بعد جو خلافت شروع ہوگی اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اگر داعش کی خلافت کی طرف دیکھیں تو انہوں نے اب تک کیا حاصل کیا ہے؟ اُن کے خلیفہ کا کیا بنا؟ اُس کے بارہ میں کہا جا رہا ہے کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک علاقہ کی بات ہے تو اب یہ علاقے بھی ان کے پاس نہیں رہے۔ اور پھر داعش کا خلیفہ جو کچھ بھی کر رہا تھا چھپ کر کر رہا تھا۔ وہ کبھی بھی لوگوں کے سامنے نہیں آیا۔ اسلام کے اندر کوئی بھی حقیقی خلیفہ کبھی چھپ کر نہیں بیٹھا جس طرح کہ داعش کا خلیفہ بیٹھا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ صرف ایک مرتبہ لوگوں کے سامنے آیا تھا۔ اور اب کہا جا رہا ہے کہ وہ مر چکا ہے۔ تو اُن کی خلافت کہاں گئی؟ دوسری طرف جماعت احمدیہ کی خلافت امن، پیار، محبت اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلا رہی ہے اور 109 سال بعد آج بھی زندہ ہے اور جماعت احمدیہ کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ داعش کے خلیفہ کو ماننے والوں کی تعداد میں پہلے تین یا چار سال اضافہ ہوا یا شاید صرف دو سال ہی اضافہ ہوا اور اس کے بعد اس کے ماننے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہو گئی۔ جب داعش شروع ہوئی تھی تو 2013ء میں شاید سویڈن میں بھی مجھ سے کسی نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ کو اس خلافت سے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہے؟ میں نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ داعش تو دہشتگردوں کا ایک گروپ ہے جو اپنی موت خود ہی مر جائے گا۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیں کہ داعش کا کیا حال ہوا ہے۔ اگر امریکہ اور دوسری مغربی طاقتیں 'داعش' کو سامانِ حرب مہیا نہ کریں تو وہ خود ہی مر جائے گی۔ دوسری طرف ہم تو مغرب سے کچھ نہیں لے رہے۔ ہم تو خود قربانیاں کر کے اپنا نظام چلا رہے ہیں۔ ہمارے اندر قربانی کا جذبہ ہے جو کہ دوسروں کے پاس نہیں ہے۔ داعش تو لوگوں کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے مہینہ کا تین سے چار ہزار ڈالر دے رہی تھی اور ہم تو اس کے برعکس لوگوں سے پیسے لے رہے ہوتے ہیں۔ چاہے لوگوں کے پاس اچھی نوکریاں ہوں یا کوئی عام ملازمت کر رہے ہوں وہ سب مالی قربانی کرتے ہیں۔ وہ اپنی کمائی میں سے ایک خاص رقم دیتے ہیں۔ پس یہی حقیقی خلافت ہے۔

☆ **اس کے بعد صحافی نے عرض کیا کہ اس میٹنگ میں آپ نے اسلام کا بہت ہی خوبصورت پیغام ہمیں دیا ہے۔ آپ اس میٹنگ کے ذریعہ جرمنی اور باقی دنیا میں کیا پیغام دینا چاہیں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ میں نے تو پیغام دے دیا ہے۔ کیا یہی پیغام کافی نہیں ہے؟

☆ اس کے بعد خاتون جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ **نے جس پُر امن اسلام کے بارہ میں بتایا ہے وہ اسلام کی دوسری شاخوں پر کس طرح اثر انداز ہو سکتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہماری جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی اکثریت مسلمانوں میں سے ہی ہماری جماعت میں شامل ہوتی ہے۔ جو مسلمان ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں اُنہیں اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو رسولِ کریم ﷺ لے کر آئے اور جس پر رسولِ کریم ﷺ نے عمل کیا اور اسی اسلام نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔ جیسا کہ ہماری تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہی اسلام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔